صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 32

منگل 9۔اگست 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 9۔اگست 2016ء 5 ذیقعد 1437 ہجری 9 ظہور 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 180

چراغ گل کر دیا، بچوں کو سلا دیا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مہمان آیا۔ حضرت ابوطلحہؓ انصاری اسے گھر لے گئے۔ بیوی نے کہا سوائے بچوں کے کھانے کے اور کچھ نہیں۔ انہوں نے مہمان کی آمد پر چراغ گل کر دیا اور بچوں کو سلا دیا اور خود دونوں میاں بیوی مہمان کے ساتھ بیٹھ کر اندھیرے میں منہ ہلاتے رہے گویا کھانا کھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ سے اس واقعہ کی خبر دی۔ رسول اللہؐ نے صبح حضرت ابوطلحہؓ کو بلایا اور ہنستے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو تم دونوں کی یہ بات بہت پسند آئی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف، حدیث نمبر 3839)

جلسہ سالانہ یوکے 2016ء کے حوالے سے مہمان نوازی کی اہمیت اور کارکنان جلسہ کو ذمہ داریوں کی ادائیگی کی تلقین

جب لوگ چھٹیوں میں تفریح کرتے ہیں احمدی رضا کارانہ طور پر مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں

خدمت خلق کے جذبہ کا وصف جماعت احمدیہ کے ہر کارکن کا خاصہ ہے اسے ہمیشہ زندہ رکھنا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 راگست 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 راگست 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا: اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے دنیا کے مختلف ممالک سے مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی ہے۔ برطانیہ کے طول وعرض سے بوڑھے، نوجوان، بچے اور عورتیں رضا کارانہ طور پر خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ جوں جوں جلسہ کے انتظامات بڑھ رہے ہیں خدمت گاروں کی بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ فرمایا: یہ جماعت کا مزاج بن چکا ہے کہ جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے۔ حضور انور نے امریکہ کے جلسہ کے یوٹیوب پر موجود ایک کلپ کا ذکر فرمایا کہ ایک نوجوان سے معاوضہ کا سوال کیا گیا تو اس نے جواب دیا کہ ہم تو خدا کی رضا کے لئے یہ کام کرتے ہیں۔ یہ مزاج دنیا کے ہر ملک میں رہنے والے احمدی کا ہے چاہے وہ افریقن ہو، انڈونیشین ہو، جزائر کا رہنے والا ہو یا مغرب کے ترقی یافتہ ممالک کا رہنے والا ہو۔

فرمایا: جب دنیا کی ترجیحات چھٹیوں میں کھیلنا کودنا، سیر کرنا ہوتی ہیں تو احمدی رضا کارانہ طور پر حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں۔ برطانیہ کے جلسہ کا تمام کام عارضی طور پر 28 دن کے اندر اندر کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے محدود وقت میں وسیع کام کرنے کیلئے بہت سے رضا کاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کام کی نوعیت کے لحاظ سے وقت تھوڑا ہے بعض کام بہت پہلے شروع ہو جاتے ہیں۔ یعنی کارکن 2 ماہ تک وقت اور مال کی قربانی کرتے ہیں۔ حضور انور نے پرانے اور نئے شامل ہونے والے کارکنان کو یاد دہانی کیلئے ہدایات دیں۔ فرمایا: بعض لوگوں کا جذبہ خدمت تو بہت ہوتا ہے لیکن مزاج اپنا ہوتا ہے۔ عدم حوصلہ اور عدم علم کی وجہ سے ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو مہمانوں کے لئے تکلیف کا باعث بن سکتی ہیں۔ یاد دہانی کرانے سے رضا کار ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ فرمایا: مجھے تو اس بات میں ذرا سا بھی تحفظ نہیں ہے کہ کارکن خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر کام نہیں کرتے یقیناً خدمت کے جذبہ سے کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود مہمانوں کی سہولیات کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت پہلے حضرت مسیح موعود کو مہمانوں کی کثرت کی خبر دے کر فرمایا کہ کثرت سے تھکنا اور نہ بدخلقی کا مظاہرہ کرنا۔ آج حضرت مسیح موعود کے غلام اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق بے لوث، بے غرض، بغیر تھکے جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ فرمایا: غیر از جماعت مہمان، کارکنان اور خاص طور پر بچوں کی خدمت دیکھ کر حیران اور خوش ہوتے ہیں۔ پس خدمت خلق کے جذبہ کا وصف جماعت احمدیہ کے ہر کارکن کا خاصہ ہے اور ہونا چاہئے اور اسے ہمیشہ زندہ رکھنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حدیث کے مطابق اپنے بھائی کو مسکرا کر ملنا بھی صدقہ ہے۔ پس مہمان نوازی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا دوہرا ثواب ہے۔ راستہ دکھانا بھی صدقہ ہے۔ متعلقہ شعبہ مہمانوں کو معاونین کے ذریعہ ان کی قیام گاہوں تک پہنچائے۔ کھانا کھلانے والے افسران اور معاونین اس بات کا خیال رکھیں کہ خوش اخلاقی سے پیش آنا مہمان کا حق اور میزبان کا فرض ہے۔ کھانا کھلانے والے کا نامناسب رویہ اور غیر ضروری تبصرہ مہمان کے جذبات کو چوٹ لگاتا ہے۔ حضور انور نے ایک انصاری صحابی رسولؐ کا مہمان کو کھانا کھلا کر خود بھوکے سونے کا واقعہ کا ذکر کر کے فرمایا کہ ہر کارکن کو اس جذبہ سے قربانی دینی چاہئے کہ مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کر رہا ہے۔

فرمایا: بعض کارکنان اپنے واقف کاروں کو غیر از جماعت مہمانوں کی طعام گاہ لے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں مہمانوں سے امتیازی سلوک کا ایک واقعہ پیش آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو کہا کہ رات کو ریا کیا گیا ہے۔ پس ہر ایک سے اچھے سلوک سے پیش آنا چاہئے۔ جس حد تک ہو قربانی دے کر خدمت کرنی چاہئے۔ اسی طرح ڈیوٹیوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے سیکیورٹی کے حوالہ سے کارکنان اور مہمانان دونوں کو ماحول پر نظر رکھنے کی تلقین فرمائی۔ آخر پر فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو احسن رنگ میں کام کی توفیق دے۔ کارکنان کی حفاظت فرمائے اور اللہ تعالیٰ جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب فرمائے۔ مخالف کے شر سے محفوظ رکھے۔ کارکنان پہلے سے بڑھ کر بلند معیار قائم کرنے والے ہوں۔ جب ایسی خدمت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ پیار کی نظر ڈالتا ہے۔

ہفتہ تعلیم القرآن

❁ نظارت تعلیم القرآن کے تحت سال 2016ء کا تیسرا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 19 تا 25 راگست 2016ء منایا جا رہا ہے۔ تمام امراء، صدران و سیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فرد جماعت روزانہ کم از کم دو رکوع تلاوت کرکے ترجمہ بھی پڑھے۔

☆ دوران ہفتہ عہدیداران (خصوصاً سیکرٹری تعلیم القرآن) گھروں کا دورہ کر کے احباب جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے۔ خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے روزانہ تلاوت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں جو ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کو قرآن کریم پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔ ناظرہ نہ جاننے والوں کی ایک معین فہرست تیار کر کے ان کو مستقل بنیادوں پر قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔

☆ ناظرہ کلاسز اور ترجمہ کلاسز کا جائزہ لیں، اس میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں، اگر کلاسز نہیں ہو رہیں تو دوران ہفتہ جاری کریں۔

☆ دوران ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل و برکات قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم (از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم) کے پروگرام بنائیں۔

☆ دوران ہفتہ فضائل قرآن کے بارے میں درس دیئے جائیں۔

نوٹ: ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ تعلیم القرآن ماہ اگست 2016ء کے ہمراہ ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی)

❁ پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے ❁

مکرم فرہاد احمد کاہلوں صاحب

صوبہ سینٹرل کانگو کا 8واں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ صوبہ کونگو سینٹرل کو اپنا آٹھواں جلسہ سالانہ 23/اپریل 2016ء کو کامیابی سے منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ سے دو روز قبل مرکز سے مکرم عمر ابدان صاحب قائمقام امیر جماعت اور نیشنل صدر صاحبہ لجنہ تشریف لائے۔ 22/اپریل کو جمعہ کی نماز کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔

جلسہ کی تشہیر

صوبہ کونگو سینٹرل میں پانچ مختلف ریڈیو سٹیشنز پر جماعت کے ہفتہ وار پروگرام نشر ہوتے ہیں ان تمام ریڈیوز پر ایک ماہ قبل جلسہ کی اطلاع اور دعوت نامہ نشر کیا گیا۔ علاوہ ازیں لوکل ٹی وی RTNB پر بھی جلسہ کا اعلان اور پروگرام دے کر جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔

افتتاحی تقریب اور پہلا سیشن

مکرم عمر ابدان صاحب نے لوائے احمدیت اور مقامی صدر صاحب جماعت نے کانگو کا پرچم لہرایا جس کے بعد دعا کروائی گئی۔

جلسہ کے پہلے سیشن میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد تقاریر کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوا۔ تقاریر میں جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات، مالی قربانی کی اہمیت وضرورت اور دین حق میں عورت کا مقام کے موضوعات شامل تھے۔ ان عناوین پر لوکل معلمین نے فرنچ زبان میں تقاریر کیں۔

اس کے بعد نماز ظہر وعصر جمع کر کے ادا کی گئیں اور دوسرے سیشن کا آغاز ہوا۔

دوسرا سیشن

اس سیشن میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد دس شرائط بیعت پیش کی گئیں۔ اس سیشن میں غیر از جماعت مہمان جن میں یونیورسٹی کے پروفیسرز، پولیس آفیسرز، فوج کے نمائندے، امیگریشن آفیسر، تحصیل ایڈمنسٹریٹر، وکلاء، ججز، ڈاکٹرز اور کاروباری حضرات کے علاوہ تقریباً تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے معزز مہمانان کرام شامل ہوئے تھے۔ اس سیشن میں حضرت مسیح موعود کی صداقت، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی امن عامہ کے لئے کوششیں اور نصائح، دین حق پر ہونے والے اعتراضات اور ان کے جوابات جیسے موضوعات پر مقررین نے روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مہمانوں نے دل کھول کر دین حق کی تعلیمات کی صداقت کا اعتراف کیا اور احمدیت کی خدمت انسانیت اور دین حق کے حقیقی پیغام پہنچانے پر خراج تحسین پیش کیا۔

پھر سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا اور آخر پر شاملین تقریب کو کھانا پیش کیا گیا۔

میڈیا کورتج

جلسہ کا آخری سیشن لوکل ٹی وی GKV پر براہ راست نشر کیا گیا۔ یہ ٹی وی گرد و نواح کے بیس کے قریب چھوٹے بڑے شہروں کو کور کرتا ہے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ سارے شہر ہمارے ساتھ جلسہ میں شامل ہیں۔ جلسہ کا دن بالخصوص اور باقی دن بالعموم جس جس طرف سے بھی گزر ہوا لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ انہوں نے جلسہ کی تمام کارروائی دیکھی ہے اور وہ دین حق کی پُرامن تعلیمات سن کر بہت خوش ہیں۔ اس کے علاوہ 6 ریڈیو سٹیشنز پر بھی ریکارڈنگ نشر کرانے کا انتظام ہوگیا۔

مہمانوں کے تاثرات

☆ ایڈووکیٹ Mr Aremius نے جلسہ کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی جماعت کی تعلیمات دین حق کی حقانیت کو عملی طور پر ثابت کرتی ہیں۔ آج ہم نے دین حق کی صحیح تصویر معلوم کی ہے۔ مذاہب کے درمیان گفت وشنید کے بہت سارے مواقع پیدا کرنے چاہئیں اور پادری صاحبان اور میڈیا کو مدعو کرنا چاہئے اس طرح سے امن ومحبت کے ماحول میں لوگ اور مل جل کر زندگی گزار سکیں گے۔

اہل سنت والجماعت کے ایک امام بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے اور انہوں نے کہا کہ آج جو جماعت احمدیہ نے دین حق کی صحیح تعلیمات پیش کیں ہم اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ میں عوام سے بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ اس بات کا عہد کریں کہ دین کی حقیقی تعلیمات سے آگاہی حاصل کریں اور دین حق کے خلاف اپنی غلط قسم کی تحریکات کو ختم کر دیں۔ آج کے دن یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ دین حق امن، برداشت، بھائی چارہ اور پیار کی تعلیم دیتا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جلسہ سالانہ کے حوالہ سے اپنے خیالات کا یوں اظہار کیا کہ خاکسار جماعت کا ایک دوست ہے۔ ہر موقع پر جماعت احمدیہ کپڑوں اور اشیاء خورونوش کے ساتھ قیدیوں کی مدد کرتی ہے۔ یہ ان تعلیمات کا اثر ہے جو قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں جماعت پیش کرتی ہے۔ آج کے دن میں اس بات کی تصدیق بھی کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اپنی جیل کے اندر قیدیوں پر تشدد کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔ ہم نے آپ کا پیغام قبول کرلیا ہے اور دوسروں تک بھی پہنچائیں گے۔ آخر پر یہ تمنا ہے کہ تمام شاملین جلسہ جماعت احمدیہ کی طرف سے دی جانے والی دینی تعلیمات کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ ہم نے تقاریر سنیں اور ہم بہت خوش ہیں۔

جلسہ سالانہ میں 750 مرد وخواتین نے شمولیت اختیار کی۔ بچے ان کے علاوہ تھے۔

☆............☆............☆

خطبہ نکاح مورخہ 9۔اگست 2014ء بمقام بیت الفضل لندن

بیان فرمودہ: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا جن میں سے تین نکاح ایسے ہیں جن میں لڑکا یا لڑکی میں سے کوئی نہ کوئی واقفین نو میں سے ہیں اور ایک ہمارے نومبائع کا ہے۔ ان کا رشتہ ماریشس کے پرانے خاندان میں ہوا ہے۔

تمام وہ رشتے جو آج طے ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس نہج پر اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے جس کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں خاص طور پہ ان آیات میں تلقین فرمائی ہے۔

حضور انور اید اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ واقفین نو کو، انہوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں یا ان کے والدین نے وقف کیں اور اب ان میں سے بعض ایسے ہیں جو میدان عمل میں بھی ہیں، خدمات سلسلہ بجالا رہے ہیں، خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے یہ کہ ان کی ذمہ داریاں، ان کے نمونے دوسروں کی لئے ایسے ہونے چاہئیں کہ جن کو وہ اختیار کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ایک واقف زندگی، واقف نو کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ چاہے اس کے گھریلو معاملات ہوں یا بیرونی معاشرتی تعلقات، ان سب میں اس کو ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ خاص طور پر اگر آپ گھریلو معاملات میں، میاں بیوی کی تعلقات میں ایک دوسرے کے جذبات کا احساس رکھیں گے تو زندگی بڑی خوبصورتی سے گزرے گی، بڑی آسانی سے گزرے گی، بڑے امن میں گزرے گی اور پھر آئندہ نسلیں بھی اپنے والدین کے اس نمونے پر چلتے ہوئے اس زندگی کو اختیار کرنے کی طرف توجہ دیں گی جو اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے لئے اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ پس بچوں کی تربیت کے لئے بھی اور اپنے گھروں کے امن کے لئے بھی ضروری ہے کہ والدین بھی اور ان کے بچے بھی جن کے رشتے قائم ہو رہے ہیں، میاں بیوی بھی اور خاندان بھی ایک دوسرے کے جذبات کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

اللہ کرے کہ قائم ہونے والے یہ رشتے ان باتوں کو مدنظر رکھنے والے ہوں اور ہمیشہ ان راہوں پہ چلیں جس کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں نصیحت فرمائی ہے۔ اب میں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: عزیزہ عائشہ احمد واقفہ نو ہیں جو فیاض احمد صاحب کی بیٹی ہیں ان کا نکاح عزیزم عیون احمد بشارت (یہ بھی واقف نو ہیں) ابن بشارت احمد صاحب کینیڈا کے ساتھ دس ہزار کنیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عائشہ بٹ (یہ بھی واقفہ نو ہیں) بنت مکرم شکیل احمد بٹ صاحب کا ہے جو عزیزم سمیع اللہ (واقف نو) ابن مکرم برکت اللہ صاحب کے ساتھ تین ہزار پونڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح ثناء احمد بنت مکرم نسیم احمد صاحب نارتھ ہیمپٹن کا ہے جو محمد ہاشم احمد (واقف نو) ابن مکرم شیخ عبدالوحید صاحب کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے دلہے کو مخاطب کر کے فرمایا: ہاشم نام ہے آپ کا؟

دلہے نے عرض کیا کہ ہشام ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ہشام ہے ناں؟ ہاشم کے نام پر آپ نے بھی منظور کر دیا۔ انہوں نے بھی منظور کر دیا۔ ہشام نام ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

The next Nikah is of Asifa Nadia Bhunnoo, daughter of Mr Nasir Ahmad bin Yadullah Bhunnoo Sahib of London. This has been settled with Mr. Thierry Ata Ul Haqq Ponou sahib at a Haq mehr of 10,000 Pounds.

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان صاحب)

جمعۃ الوداع کا ایک حقیقی احمدی کے لئے یہ تصور ہونا چاہئے کہ ہم بڑے بھاری دل کے ساتھ اس جمعہ کو وداع کر رہے ہیں اور اس سوچ اور دعا کے ساتھ کر رہے ہیں کہ دراصل جمعہ کو نہیں بلکہ اس مہینے کو، ان بابرکت دنوں کو ہم وداع کر رہے ہیں اور جمعہ کیونکہ ہمارے لئے بڑی تعداد میں جمع ہونے کا ذریعہ بنا ہے اور یہ اس رمضان کا آخری جمعہ ہے اس لئے ہم سب جمع ہو کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پھر ہمیں توفیق دے کہ جو دن اور جمعے ہم نے رمضان میں گزارے ہیں اور جو برکات ہم نے رمضان میں حاصل کی ہیں ان پر قائم رہتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ اگلے رمضان کا استقبال کریں

ہم جو حضرت مسیح موعود کو ماننے والے ہیں ہمارے لئے تو کسی لحاظ سے بھی مناسب نہیں کہ اپنے جمعوں کی ادائیگی کو صرف رمضان تک یا جمعۃ الوداع تک محدود کر دیں

قرآن مجید اور احادیث نبویہ ﷺ کے حوالہ سے جمعۃ المبارک کی اہمیت اور اس کے فضائل کا تذکرہ اور خطبہ جمعہ کو براہِ راست سننے اور اس سے استفادہ سے متعلق تاکیدی ہدایات، جمعہ کے دن کی سرکاری تعطیل کے حصول کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود کی مساعی کا تذکرہ

ہم جو حضرت مسیح موعود کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے ہیں ہمارے ہر عمل اور قول سے دین کی تعلیم کی حقیقت ظاہر ہونی چاہئے۔ ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے کہ یہ رمضان جن برکات کو لے کر آیا تھا اور جو برکات چھوڑ کر جا رہا ہے اسے ہم نے اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ ہم نے دین کی عملی تصویر صرف ایک مہینہ کے لئے نہیں بننا بلکہ زمانے کے امام سے کئے ہوئے عہد کو مستقل پورا کرنا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم جولائی 2016ء بمطابق یکم وفا 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الجمعہ کی آیات 10-12 تلاوت کیں اور فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کی فرضیت کا جب حکم دیا تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ (البقرۃ:185) گنتی کے چند دن ہیں۔ جب رمضان شروع ہوا تو ہم میں سے بہت سے سوچتے ہوں گے کہ گرمیوں کے لمبے دن ہیں اور ان میں یہ تیس روزے پتا نہیں کس طرح گزریں گے، بڑی مشکل پڑے گی۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گنتی کے چند دن ہیں، یہ دن بھی گزر گئے۔ آج پچیسواں روزہ ہے اور مجھے بہت سے لوگ لکھتے بھی ہیں کہ یہ دن گزر بھی گئے اور پتا بھی نہیں چلا۔ حقیقت میں یہ بات صحیح ہے۔ جب رمضان آتا ہے، شروع ہوتا ہے، ابتدا میں لگتا ہے بڑے لمبے دن ہیں لیکن جب دن گزرنے شروع ہوتے ہیں تو کوئی احساس نہیں ہوتا۔ آج رمضان کا آخری جمعہ ہے۔ باقی پانچ یا بعض جگہوں پر شاید چار روزے رہ گئے ہوں۔ ان چار پانچ دنوں میں بھی ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اگر کوئی کمیاں رمضان سے یا رمضان میں پورا استفادہ کرنے میں رہ گئی ہیں تو انہیں ہم ان دنوں میں دُور کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری پردہ پوشی فرمائے، ہم پر رحم فرمائے، اور ہمیں رمضان کی برکتوں سے محروم نہ رکھے۔

آج جیسا کہ مَیں نے کہا کہ رمضان کا آخری جمعہ ہے جسے عام اصطلاح میں جمعۃ الوداع کہتے ہیں۔ عام (-) میں تو اس جمعہ کو رمضان کا آخری جمعہ سمجھتے ہوئے اور یہ تصور رکھتے ہوئے کہ جو اس جمعہ میں شامل ہو جائے اس کی ساری دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور اس جمعہ کی ادائیگی سے سارے سال کی چھوٹی ہوئی نمازیں اور جمعوں اور ہر قسم کی عبادتوں کی ادائیگی کا حق بھی ادا ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک حقیقی مومن کا یہ تصور نہیں۔......

ایک دفعہ ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود سے سوال ہوا کہ (-) میں یہ رواج ہے کہ جمعۃ الوداع کے دن لوگ چار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور اس کا نام قضائے عمری رکھتے ہیں اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ گزشتہ نمازیں جو ادا نہیں کیں ان کی تلافی ہو جائے اس کا کوئی ثبوت ہے یا نہیں؟ اس کی کیا حقیقت ہے؟ کیا یہ جائز ہے؟

حضرت اقدس مسیح موعود نے یہ سن کر فرمایا کہ: ایک فضول امر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص عمداً سال بھر اس لئے نماز ترک کرتا ہے کہ قضائے عمری والے دن ادا کرلوں گا تو وہ گنہگار ہے اور جو شخص نادم ہو کر توبہ کرتا ہے اور اس نیت سے پڑھتا ہے کہ آئندہ نماز ترک نہ کروں گا تو اس کے لئے حرج نہیں۔ فرمایا ہم تو اس معاملے میں حضرت علیؓ کا ہی جواب دیتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب کا واقعہ یوں ہے جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ ایک شخص بے وقت نماز پڑھ رہا تھا۔ نماز کا وقت نہیں تھا، نماز پڑھ رہا تھا۔ کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ آپ خلیفۂ وقت ہیں۔ اسے منع کیوں نہیں کرتے کہ غلط وقت پہ نماز پڑھ رہا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس آیت کے نیچے ملزم نہ بن جاؤں۔...... (العلق:10-11) یعنی کیا تُو نے غور کیا اس پر جو روکتا ہے ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود اس حوالے کے بعد فرماتے ہیں کہ اگر ندامت کے طور پر تدارک مافات کرتا ہے تو پڑھنے دو۔ کیوں منع کرتے ہو؟ آخر دعا ہی کرتا ہے (یہ جو چار رکعتیں پڑھ رہا ہے)۔ ہاں اس میں پست ہمتی ضرور ہے۔ نیتوں کا حال تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے جس کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی احتیاط کی اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ...... اس کو نہیں روکا۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اسی چیز کو سامنے رکھتے ہوئے یہ فتویٰ دیا ہے لیکن یہ ساتھ واضح فرما دیا کہ یہ پست ہمتی ہے اور اگر نیت قضائے عمری کی ہے اور اس اصلاح کی نہیں ہے۔ یعنی اگر تو اس نیت سے پڑھی کہ آج میں چار رکعتیں پڑھ رہا ہوں اور آج کے بعد میری توبہ، مَیں آئندہ باقاعدگی سے نمازیں پڑھتا رہوں گا تو پھر تو ٹھیک ہے۔ اگر اصلاح کی نیت نہیں ہے تو پھر ایسا شخص گنہگار ہے۔

پس جماعت احمدیہ میں تو قضائے عمری کا کوئی تصور نہیں۔ ہم نے تو زمانے کے امام کو مانا ہے اور اس شرط کے ساتھ مانا ہے کہ بدعات سے پرہیز کریں گے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اور جب دین کو مقدم کرنے کا عہد ہے تو پھر نمازیں چھوڑنا کیسا اور جمعہ چھوڑنا کیسا۔ ہمارے لئے تو اگر کوئی جمعۃ الوداع کا تصور ہے تو بالکل اور تصور ہے اور ایک حقیقی احمدی کے لئے یہی تصور ہونا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ ہم بڑے بھاری دل کے ساتھ اس جمعہ کو وداع کر رہے ہیں اور اس سوچ اور دعا کے ساتھ کر رہے ہیں کہ دراصل جمعہ کو نہیں بلکہ اس مہینے کو، ان بابرکت دنوں کو ہم وداع کر رہے ہیں اور جمعہ کیونکہ ہمارے بڑی تعداد میں جمع ہونے کا ذریعہ بنا ہے اور یہ اس رمضان کا آخری جمعہ ہے اس لئے ہم سب جمع

ہو کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پھر ہمیں توفیق دے کہ جو دن اور جمعے ہم نے رمضان میں گزارے ہیں اور جو برکات ہم نے رمضان میں حاصل کی ہیں ان پر قائم رہتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ اگلے رمضان کا استقبال کریں۔ پس یہ ہماری سوچ ہونی چاہئے۔

کسی پیارے کو وداع اس لئے نہیں کیا جاتا کہ جاؤ اب تم ہمارے سے رخصت ہو رہے ہو اس لئے اب ہم تمہیں بھولنے لگے ہیں اور اب تمہاری یاد سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ اپنے پیارے جو مستقل چھوڑ کر جاتے ہیں، انسان تو ان کی یادوں کو بھی نہیں بھلاتا۔ ان کی یادوں کو جاری رکھنے کے لئے ان کے نیک کام جاری رکھنے کی کوشش کرتا ہے یا ان کے نام پر نیکیوں کو جاری کرتا ہے۔ مومن ہیں تو ان کے لئے دعائیں بھی کرتے ہیں اور جو عارضی رخصت ہوتے ہیں، اپنی مصروفیات اور کاموں کی وجہ سے ایک شہر سے دوسرے شہر یا ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل ہوتے ہیں انہیں تو انسان بالکل بھی نہیں بھلاتا اور آجکل کی سہولیات استعمال کرتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں فون پر یا ٹیکسٹ میسجز ہیں یا مختلف طریقے ہیں میسجز کے بلکہ اب تو سکائپ (Skype) بھی ایک شروع ہو چکا ہے اس کے ذریعہ کوشش ہوتی ہے کہ اپنے پیاروں کی آواز بھی سنیں اور ان کی حرکات و سکنات بھی دیکھ سکیں۔ پس کسی پیارے کو وداع کبھی ہم اس لئے نہیں کرتے کہ اب سال دو سال کے لئے تمہاری یاد ہمارے دلوں سے نکل جائے گی۔ ہم تمہیں بھول جائیں گے کہ تم کون ہو اور کون تھے۔ اب جب تم دوبارہ ملو گے تو پھر دیکھیں گے کہ تمہارے حق ادا کرنے ہیں یا نہیں؟ تمہارے سے وہی پیار کا سلوک رکھنا ہے یا نہیں؟ کیا کبھی دنیاوی تعلقات میں ایسا ہوتے کسی نے دیکھا ہے؟ اگر کوئی کبھی ایسا کرتا ہو گا تو اس کو سب لوگ پاگل کہیں گے۔ مگر جب اس ذات کا سوال آتا ہے جو سب سے پیاری ہے، جو ربّ العالمین ہے، جو ہماری پرورش کرنے والی ہے۔ جو ہمیں سب کچھ دینے والی ہے۔ جو رحمان ہے، رحیم ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ میرے پر ایمان کو کامل کرو۔ جو یہ کہتا ہے کہ مجھ سے پیار اور قربت کا تعلق نہ توڑو۔ جو یہ کہتا ہے کہ میری باتیں مانو کہ سب پیاروں سے بڑھ کر مَیں تم سے پیار کرنے والا ہوں اور پیار کئے جانے کا حق رکھنے والا ہوں۔ جو یہ کہتا ہے کہ میری یادوں کو تازہ رکھو، اسے ہم کہیں کہ اے اللہ! تیری بڑی مہربانی کہ تونے اپنی یادوں اور اپنی عبادتوں اور روزوں کے اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ سے ہمیں گزار دیا۔ اب ہماری چھٹی ہوگئی۔ ختم ہو گیا معاملہ۔ کون سا رب اور کون سا اللہ۔ اب ہم اس جمعہ سے تجھے الوداع کہتے ہیں اور اس وداع کے ساتھ اب ہم مکمل طور پر ایک سال کے لئے تجھے بھولنے والے ہیں۔ اب ایک سال بعد اگلا رمضان آئے گا تو پھر عبادتوں اور نیک کاموں کے ذریعہ تجھے یاد کرنے کی کوشش کریں گے اور بشرط زندگی اور صحت تیرا جو بھی ہو سکا ٹوٹا پھوٹا حق ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر پورے رمضان کے مہینہ میں کوئی عبادت اور نیکی نہ بجالا سکے تو رمضان کے آخر پر جمعۃ الوداع تو آنا ہی ہے اس میں جمع ہو کر تیرا حق ادا کر دیں گے، تیری ربوبیت اور تیرے احسانوں کا بدلہ اتار دیں گے۔ اگر یہ شخص اس طرح سوچ رکھتا ہو یا اظہار کرے تو اس کو بھی لوگ پاگل ضرور کہیں گے۔ لیکن یہ سوچیں لوگ رکھتے ہیں۔ زبان سے اظہار نہیں کرتے لیکن عملی اظہار ہو جاتا ہے۔ آئندہ جمعوں کی حاضری دیکھنے سے پتا لگ جاتا ہے۔ اگر یہ چیز ہے تو اسے جہالت اور دین کا ادنیٰ سا بھی علم نہ رکھنا اور اللہ تعالیٰ پر ادنیٰ ایمان بھی نہ ہونا کہیں گے۔

پس ایک مومن کی یہ سوچ نہیں ہو سکتی۔ مومن تو ان باتوں سے بہت بالا ہے۔ مومن تو اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی نیکیوں کو جاری رکھتا ہے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے جذبات سے بھرا ہوتا ہے۔ وہ تو رمضان میں سے گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے۔ وہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے رمضان کو الوداع کہتا ہے تو بڑے بھاری دل کے ساتھ کہ اب ہم رمضان سے رخصت تو ہو رہے ہیں لیکن ان دنوں کی یاد ہمیشہ دلوں میں تازہ رکھیں گے۔ رمضان میں جو پیاری پیاری اور نیک باتیں سیکھی ہیں ان کی جگالی کرتے رہیں گے۔ رمضان میں جو عبادتوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اسے ہمیشہ زندہ رکھیں گے اور کبھی ہمارے قدم تیرے قرب کو پانے کے لئے رکیں گے نہیں۔ ہم نے تو تیرے پیار کے عجیب نظارے دیکھے۔ جب ہم چل کر تیرے پاس جانے کی کوشش کرتے ہیں تو تُو اپنے وعدے کے مطابق دوڑ کر ہمارے پاس آتا ہے۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے دنیاوی رشتوں کی یادوں کو تو تازہ رکھیں اور جو سب سے زیادہ پیار کرنے والا ہے اس کی یاد کو بھلا دیں اور اس کے احسانات کو بھلا دیں۔ اللہ تعالیٰ کے تو احسان کرنے کے انداز بھی عجیب ہیں۔ یہ اس کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے اس وداع کے بعد یادوں کو تازہ رکھنے کے لئے، ان کو بھلانے سے بچانے کے لئے پیاری پیاری یادوں کی جگالی کرنے کے لئے سات روز بعد وہ تقریب منعقد کرنے کے سامان کر دیئے جس میں سے ہم جمعۃ الوداع والے دن گزرے تھے یا گزرتے ہیں۔ ایک سال رمضان کے انتظار کے لئے تو بیشک رکھا لیکن اپنے پیار کے اظہار اور اپنے انعامات سے نوازنے سے محروم نہیں کیا۔ ہر ساتویں دن جمعہ رکھ کر انہی برکات کو لینے والا ہمیں بنا دیا جو جمعۃ الوداع کے دن ملنی تھیں یا ملتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ ایک مسلمان جب کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے قبول ہو جاتی ہے لیکن یہ گھڑی بہت مختصر ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعة باب الساعة التی فی یوم الجمعة حدیث 935) یہ وقت، یہ لمحہ، یہ گھڑی، عام جمعوں میں بھی اتنی ہی ہے جتنی رمضان کے آخری جمعہ میں۔

پس آج کے بعد ہم اللہ تعالیٰ کی ان قرب کی گھڑیوں سے جدا نہیں ہو رہے بلکہ یہ وقت ہمیں سات دن بعد دوبارہ ملنے والا ہے۔ اگر کوئی ان نیکیوں اور ان گھڑیوں کو وداع کر رہا ہے تو وہ مومن نہیں ہے۔ ایک مومن تو کبھی نیکیوں کو وداع نہیں کرتا۔ ایک مومن تو اللہ تعالیٰ سے کبھی دور نہیں جاتا بلکہ وہ تو اس کوشش میں ہوتا ہے کہ میں کس طرح نیکی کو یاد رکھنے کے سامان کروں۔ میں کس طرح اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کے طریق تلاش کروں اور اللہ تعالیٰ سے قرب پانے کے راستے بھی محدود نہیں۔ ہر نیکی اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والی ہے اس لئے وہ ہر راستے کی تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ صرف جمعہ پر ہی منحصر نہیں ہے کہ جمعہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ سے ملنے کے سامان ہوں گے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے جلد جلد ملنے اور اس کی رضا حاصل کرنے کا طریق سمجھاتے ہوئے بتایا کہ پانچ نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے بشرطیکہ انسان بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔

(صحیح مسلم کتاب الطهارة باب الصلوات الخمس والجمعة الیٰ الجمعة ...... الخ حدیث 440)

پس اللہ تعالیٰ کے قرب کے لئے روزانہ پانچ وقت رابطے کا سامان کر دیا کہ ان نمازوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے رابطہ رکھو تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے حصہ پاتے رہو گے۔ اس کے رحم کو حاصل کرتے رہو گے بشرطیکہ جان بوجھ کر ڈھٹائی دکھاتے ہوئے بڑے گناہوں میں ملوث نہ ہو۔ ہر جمعہ میں شامل ہو اور اس گھڑی سے فائدہ اٹھاؤ جو قبولیت دعا کی گھڑی ہے تو تم برائیوں سے بچنے اور نیکیوں پر ترقی کرنے والے بن جاؤ گے۔ رمضان میں پیدا کی گئی تبدیلیوں کو سارا سال جاری رکھو اور گناہوں میں ملوث نہ ہو تو صرف رمضان کا ہی مہینہ نہیں بلکہ تم سارا سال اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کے حقدار بن جاؤ گے اور آگ سے نجات پاؤ گے۔ پس آج ہر ایک یہ عہد کرے کہ یہ جمعہ، یہ رمضان، ہمیں اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دلانے والا بنے گا۔ ہمارے جمعوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا بنے گا اور جو نیکیاں ہم نے رمضان میں کی ہیں اور سیکھی ہیں ان کو اگلے رمضان تک پہنچانے کی ہم بھرپور کوشش کریں گے۔

پس عبادتوں اور نیکیوں کی طرف جو ہماری توجہ رمضان میں پیدا ہوئی ہے اس پر دوام حاصل کرنے کا ہم نے عہد کرنا ہے تا کہ اگلے رمضان کی تیاری اور استقبال کے لئے ہماری مسلسل ریہرسل اور

تربیت ہوتی رہے تاکہ جب ہم اگلے رمضان میں داخل ہوں تو ایک منزل طے کر چکے ہوں اور یہاں سے پھر اگلے رمضان میں سے کامیاب نکلنے کے لئے نئے ہدف اور نئے ٹارگٹ مقرر کریں تاکہ نیکیوں میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں اور خدا تعالیٰ کے مزید قریب ہوں۔ اس کی ذات کا مزید ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔ پھر ہم میں سے تو ابھی بہت سے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے قرب کی بہت سی منزلیں طے کرنی ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے ساری منزلیں طے کر لی ہیں۔ اگر ان منزلوں کو طے کرنے کے لئے ہم صرف رمضان کا ہی انتظار کرتے رہیں تو پھر تو عمریں گزر جائیں گی اور ہمارے مقصد، ہمارے گول (goal) اور ٹارگٹ شاید پھر حاصل نہ ہوں۔ عمریں گزرنے کے باوجود بھی حاصل نہ ہوسکیں بلکہ ایک سال کا بے عملی کا عرصہ ہمیں پھر وہیں واپس لے آئے گا جہاں ہم پہلے دن کھڑے تھے۔

اس رمضان میں جو میں نے خطبات دیئے ہیں ان میں تقویٰ، دعا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل جن میں سب سے اہم عبادت کا حکم ہے کہ ہماری زندگی کا مقصد ہے اور اسی طرح ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ کرنا اور اعلیٰ اخلاق کے مظاہرے وغیرہ کے مضامین شامل تھے۔ ہر خطبہ کے بعد مجھے بہت سے لوگوں کے خط آتے تھے کہ ہمیں یاددہانی ہوئی اور حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کے حوالے سے ہمیں ان مضامین کو بہتر طور پر سمجھنے کی توفیق بھی ملی۔ یہ تو ٹھیک ہے توفیق ملی لیکن ان باتوں کا فائدہ تبھی ہے جب ہم ان باتوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں۔

جیسا کہ میں نے احادیث کے حوالے سے بتایا کہ ہر جمعہ کی اہمیت ہے۔ جمعہ کی اہمیت نہ رمضان کے جمعوں کے ساتھ وابستہ ہے، نہ ہی جمعۃ الوداع کے ساتھ وابستہ ہے۔ بلکہ رمضان کی اہمیت اس میں ہے جب مستقل طور پر جمعوں کی ادائیگی کی طرف ہماری توجہ رہے اور پانچ نمازوں کی طرف بھی ہماری توجہ رہے۔ یہ رمضان تو ہمیں یہ بتانے آیا ہے کہ اجتماعی رنگ میں جو نمازوں، نیکیوں اور جمعوں کی ادائیگی کا شوق اور شعور تم میں پیدا ہوا ہے اس کو اب ختم نہ ہونے دینا اور اگلے رمضان تک اس کی حفاظت کرنا۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی اہمیت کے بارے میں بتایا ہے۔ اس کا ترجمہ یوں ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پھر اگلی آیت یہ ہے۔ پس جب نماز ادا کی جاچکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

پھر یہ آخری آیت ہے اور یہ سورۃ جمعہ کی بھی آخری آیت ہے۔ اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تُو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

پس یہاں خاص طور پر جمعوں میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جمعہ کی (نداء) کی آواز سنو یا آجکل ہر ایک کو علم ہے، گھڑیاں ہیں، وقت مقرر ہوتا ہے، ان کو دیکھو کہ جمعہ کا وقت ہو گیا ہے تو اپنے سب کام اور کاروبار بند کرو اور جمعہ کے لئے آؤ۔ اور خطبہ جمعہ بھی نماز کا ہی حصہ ہے۔ اس لئے سستی نہ دکھاؤ کہ نماز شروع ہونے تک پہنچ جائیں گے اور نماز میں شامل ہو جائیں گے بلکہ خطبہ کے لئے پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

یہاں ضمناً یہ بھی ذکر کر دوں بلکہ بڑا اہم ذکر ہے کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کی سہولت مہیا فرمائی ہوئی ہے۔ یورپ میں اور افریقہ کے بعض ممالک میں تو جمعہ کا وقت بھی ایک ہی ہے اس لئے جب ایک وقت ہے تو پھر خلیفۂ وقت کا خطبہ سننا چاہئے۔ یہ احسان ہے اللہ تعالیٰ کا ہم پر کہ اس نے اس سہولت کے ذریعہ جماعت کی اکائی کا ایک اور سامان مہیا فرمادیا۔ جہاں وقت کا فرق ہے وہاں بھی احمدیوں کو سننا چاہئے۔ اگر لائیو (Live) نہیں تو ریکارڈنگ سن لیں اور اس طرح اس خطبہ کے تفصیلی اقتباسات لے کر خطبات دینے والوں کو یا جہاں (-)، مربیان خطبات دیتے ہیں ان کو اپنی جماعتوں میں اسی دن یا اگلے دن یا اگلے دن نہیں تو اگلے ہفتے یہ خطبہ سنانا چاہئے۔ مغرب کی طرف ہم مزید جائیں گے تو وہاں صبح کا وقت ہے۔ وہ صبح سویرے سن لیتے ہیں اُسی دن بھی سنا سکتے ہیں۔ مشرق کی طرف دن گزر چکا ہے، وہاں شام ہو رہی ہے یا وقت آگے چلا گیا ہے تو اگلے ہفتے سنا سکتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جماعت میں اکائی پیدا کرنے کا بلکہ حضرت مسیح موعود کے زمانے کو جو جمعہ سے خاص نسبت ہے اللہ تعالیٰ نے اس ایجاد کے ذریعہ خلیفۂ وقت کے خطبہ کو بھی اس کا ایک حصہ بنا دیا ہے۔

پھر دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ اگر تمہارے کام ہیں تو تم جمعہ سے پہلے یا بعد میں کر سکتے ہو اور جمعہ کے وقت خاص طور پر یہ کام نہ کر کے جب جمعہ پر آؤ گے تو اپنے دنیاوی کاموں میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کے وارث بنو گے۔ پس جمعہ میں اس لئے شامل نہ ہونا کہ ہمارے دنیاوی کام متاثر ہوں گے یہ نہ صرف غلط ہے بلکہ خود اپنے لئے نقصان دہ ہے۔ کسی بھی کام کو پھل لگانا اور اس میں برکت ڈالنا تو خدا تعالیٰ کا کام ہے اس لئے یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کی بات نہ مانو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کام میں برکت نہیں پڑے گی اور اگر بات مانو گے تو کام میں برکت پڑے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری تجارتیں، دنیاوی کاروبار اور کھیل کود تمہیں جمعہ پڑھنے سے روکنے والے نہ ہوں۔ خاص طور پر یہ چیزیں اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اس زمانے کو حضرت مسیح موعود کے زمانے سے خاص نسبت ہے اس لئے خاص طور پر یہ ہدایت ہے کہ تمہاری تجارتیں جو صرف مقامی نہیں رہیں، پہلے تو مقامی طور پر تجارتیں ہوا کرتی تھیں۔ تجارتی قافلے جاتے تھے لیکن جو وہ لاتے تھے کسی ایک شہر تک محدود ہوتے تھے، اب تجارتیں مقامی نہیں رہیں بلکہ بین الاقوامی ہونے کی وجہ سے تمہیں زیادہ مصروف رکھتی ہیں۔ اسی طرح تمہارے کھیل ہیں اور دنیاوی مصروفیات ہیں جو بین الاقوامی ہونے کی وجہ سے وقت کی حدود کا لحاظ نہیں رکھتیں۔ ان میں تم نے یا ایک مومن نے بہرحال جمعہ کی اہمیت کا خیال رکھنا ہے کیونکہ ایک مومن کی سب سے بڑی ترجیح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اور یہی ایک مومن کی ترجیح ہونی چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ تو آپ کی قوت قدسی کی وجہ سے مکمل طور پر پاک ہو چکے تھے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے زیادہ مقدم تھی اس لئے ان کے بارے میں تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کاروباروں اور کھیل کود کی وجہ سے جمعہ چھوڑتے ہوں گے اور پھر مقامی طور پر تجارتوں اور کھیل کود کے اوقات کو تو جمعہ کے اوقات کے لحاظ سے ایڈجسٹ بھی کیا جا سکتا تھا۔ یہ یقیناً ہمارے زمانے کی حالت کا ہی نقشہ ہے۔ مسیح موعود کے زمانے کا ہی نقشہ ہے جب دین کی ترجیح پیچھے چلی جائے گی اور دنیاوی ترجیحات سامنے آ جائیں گی۔ چوبیس گھنٹے ہی تجارتوں اور کھیل کود میں مصروف ہوں گے۔ دنیا کے فاصلے کم ہو جائیں گے۔ میڈیا کے ذریعہ گھر بیٹھے ہی دنیا کی جگہ جگہ کی جو لہو و لعب اور دل بہلاوے کی باتیں ہیں ہر وقت گھر بیٹھے مل رہی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے وقت میں تم اگر اپنی ترجیحات درست رکھو گے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حاصل کرنے والے بنو گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ تجارتوں اور دل بہلاوے کے سامانوں سے بہت زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ تمام قسم کا رزق بھی عطا کرنے والا ہے۔ وہی ہے جس کی طرف سے ہر قسم کا رزق آتا ہے اور وہی رازق ہے۔ پس اگر تم اس کی بات مانتے ہوئے اپنے جمعوں کی حفاظت کرو گے تو دنیاوی رزق میں بھی برکت حاصل کرنے والے بنو گے۔

پس ہمیں جمعہ کی اس اہمیت کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ ہم جو حضرت مسیح موعود کو ماننے والے ہیں ہمارے لئے تو کسی لحاظ سے بھی مناسب نہیں کہ اپنے جمعوں کی ادائیگی کو صرف رمضان تک یا جمعۃ الوداع تک محدود کر دیں۔

جمعہ کی اہمیت کو مزید واضح کرنے کے لئے چند مزید احادیث پیش کرتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی اہمیت اور اس کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو...... کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں، وہ...... میں پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور اسی طرح وہ آنے والوں کی فہرست ترتیب وار تیار کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب امام خطبہ دے کر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنا رجسٹر بند کر دیتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکۃ حدیث 3211)

پس وہ جو اپنے دنیاوی کاموں کی وجہ سے آخری وقت میں آتے ہیں اس فہرست میں آخر میں شمار ہوتے ہیں اور آخر میں شمار ہونے والوں کے لئے ثواب بھی بہت تھوڑا ہے۔ بعض جگہ اس ثواب کا ذکر بھی ملتا ہے کہ آخر میں آنے والے کو مرغی کے انڈے جتنا ثواب ملتا ہے اور پہلے آنے والے کو اونٹ جتنا ثواب ملتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب فضل الجمعۃ حدیث 881)

پس یہ مثالیں اس بات کے بتانے کے لئے ہیں کہ تم یہ نہ سمجھو کہ جب (بیت) میں آ کر بیٹھ گئے اور کچھ انتظار کرنا پڑا تو یہ وقت کا ضیاع ہے۔ نہیں بلکہ یہ ایسے شخص کو ثواب کا مستحق بنا رہا ہے جو جلدی آنے والا ہے اور بعد میں آنے والوں سے پہلے آنے والوں کو ممتاز کر رہا ہے۔ پہلے آنے والے (بیت) میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بات ہے۔

اس کی اہمیت کو ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا کہ لوگ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور جمعوں میں آنے کے لحاظ سے بیٹھے ہوں گے۔ یعنی پہلا دوسرا تیسرا پھر چوتھا۔ اور راوی نے کہا یہ بھی فرمایا کہ چوتھا بھی اللہ تعالیٰ کے دربار میں بیٹھنے کے لحاظ سے کوئی دُور نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا باب ما جاء فی التھجیر الیٰ الجمعۃ حدیث 1094)

پھر ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ پڑھنے آیا کرو اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا کرو اور ایک شخص جمعہ میں پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 752 مسند سمرۃ بن جندبؓ حدیث 20373 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس یہ سب احادیث بتاتی ہیں کہ نماز جمعہ کی اہمیت ہے قطع نظر اس کے کہ وہ جمعہ رمضان میں آ رہا ہے، رمضان کا آخری جمعہ ہے یا عام حالات میں آنے والا جمعہ ہے۔ جنت سے پیچھے رہنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ انسان اپنی سستی اور جمعہ کو اہمیت نہ دینے کی وجہ سے باوجود اور خوبیوں کے اپنے آپ کو جنت سے محروم کر لیتا ہے یا اللہ تعالیٰ سے اپنے آپ کو بہت دُور کر لیتا ہے۔ جمعہ کی اہمیت نہ ہونے کی وجہ سے جمعوں میں ناغے کرنے لگ جاتا ہے۔ اس کے متعلق ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں انذار فرمایا ہے۔ فرمایا کہ جس نے متواتر تین جمعے جان بوجھ کر چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 339 مسند ابی الجعد الضمری حدیث 15580 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس جو لوگ جمعوں میں شمولیت کو سرسری لیتے ہیں ان کے لئے بڑا انذار ہے۔ دل پر مہر کر دینے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ان کو پھر نہ نیکیوں کی توفیق ملتی ہے نہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والے بنتے ہیں۔ پس ہر حدیث سے بڑا واضح ہے کہ ہر جمعہ ہی اہم ہے اور ہمیں اپنی پوری کوشش کر کے جمعہ میں شامل ہونا چاہئے۔ لیکن بعض مجبور ہیں جو نہیں آ سکتے۔ بعضوں کو خود اللہ تعالیٰ نے چھوٹ دی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں۔ وہ لوگ جو جمعوں سے مستثنیٰ ہیں ان کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام اور عورت اور بچہ اور مریض یہ سب مجبوری کے زُمرہ میں آتے ہیں۔ (سنن ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الجمعۃ للمملوک والمرأۃ حدیث 1067) ان پر ضروری نہیں کہ یہ جمعہ پڑھیں۔ ان کی استثناء ہے۔ ان کے لئے ضروری نہیں کہ جمعہ پہ آئیں۔ یہاں اس بات کی وضاحت ہو گئی جو بعض عورتیں پوچھتی ہیں، مجھے خط بھی لکھتی ہیں، بلکہ شکایت کرتی ہیں کہ ہمیں بعض دفعہ انتظامیہ یہ کہتی ہے کہ جمعہ پر بچوں کا شور ہوتا ہے اس لئے بچوں والی عورتیں نہ آیا کریں۔ ان عورتوں اور بچوں کو تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مستثنیٰ قرار دے دیا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ جہاں بچوں کو علیحدہ بٹھانے کا انتظام نہیں ہے وہاں بچوں والی عورتیں نہ آئیں۔ ویسے بھی عورتوں پر فرض نہیں ہے لیکن مردوں پر بہرحال واجب ہے۔

حضرت مسیح موعود سے بھی ایک دفعہ عورتوں کے جمعہ پڑھنے کے بارے میں مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو امر سنّت اور حدیث سے ثابت ہے اس سے زیادہ ہم اس کی تفصیل کیا کر سکتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جب مستثنیٰ کر دیا تو پھر یہ حکم صرف مردوں کے لئے ہی رہا۔ (یعنی جمعہ کا) (البدر 11 ستمبر 1903ء صفحہ 366 جلد 2 نمبر 34)

پس مردوں پر تو بہرحال واجب ہے کہ اگر وہ مریض نہیں اور کوئی جائز مجبوری نہیں تو بہرحال جمعہ پر آنا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے جمعہ کی اہمیت کے بارے میں بتایا اور اسی اہمیت کے پیش نظر آپ نے اپنے زمانے میں 96-1895ء میں گورنمنٹ میں ایک تحریک کرنی چاہی کہ ہندوستان میں جمعہ ادا کرنے کے لئے سرکاری دفتروں میں دو گھنٹے کی رخصت ہوا کرے اور (-) سے دستخط لینے شروع کر دیئے۔ لیکن اس وقت مولوی محمد حسین صاحب نے ایک اشتہار دیا کہ یہ کام تو اچھا ہے لیکن مرزا صاحب کے ہاتھ سے یہ کام نہیں ہونا چاہئے، ہم خود اس کو سرانجام دیں گے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ہمیں تو کوئی نام و نمود کا شوق نہیں ہے۔ آپ خود کر لیں۔ اور پھر آپ نے کارروائی بند کر دی۔ لیکن پھر نہ مولوی محمد حسین صاحب کو، نہ کسی دوسرے مسلمان عالم کو یہ توفیق ہوئی کہ اس پر کارروائی ہو اور وہ کارروائی آگے نہیں چلی۔

لیکن بہرحال ایک موقع پر وائسرائے ہند لارڈ کرزن کو حضرت مسیح موعود نے ایک میموریل بھجا جس میں ان کی خوبیوں کا ذکر کر کے اور مسلمانوں کے حقوق کی ادائیگی کا شکریہ ادا کر کے جس میں اس بات کا شکریہ تھا کہ لاہور کی شاہی مسجد کو انہوں نے مسلمانوں کو واپس دلوایا، وہ مسجد کے طور پر استعمال ہو رہی ہے اور اسی طرح ایک اور مسجد جس پر ریلوے والوں کا قبضہ تھا اس کو واگزار کروا کر مسلمانوں کو دیا اور آپ نے بڑا احسان کیا ہے۔ اس میموریل میں مزید لکھا:

”لیکن ایک تمنا ان کی (یعنی مسلمانوں کی) ہنوز باقی ہے اور وہ امید رکھتے ہیں کہ جن ہاتھوں سے یہ مرادیں پوری ہوئی ہیں (یعنی وہ مسجدیں واپس ملی ہیں) وہ تمنا بھی انہیں ہاتھوں سے پوری ہو گی اور وہ آرزو یہ ہے کہ روز جمعہ ایک اسلامی عظیم الشان تہوار ہے اور قرآن شریف نے خاص کر اس دن کو تعطیل کا دن ٹھہرایا ہے اور اس بارے میں خاص ایک سورۃ قرآن شریف میں موجود ہے جس کا نام سورۃ الجمعۃ ہے اور اس میں حکم ہے کہ جب جمعہ کی بانگ دی جائے (یعنی اذان دی جائے) تو تم دنیا کا ہر کام بند کر دو اور مسجدوں میں جمع ہو جاؤ اور نماز جمعہ اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو اور جو شخص ایسا نہ کرے گا وہ سخت گناہگار ہے اور قریب ہے کہ اسلام سے خارج ہو۔ اور جس قدر جمعہ کی نماز اور خطبہ سننے کی قرآن شریف میں تاکید ہے اس قدر عید کی نماز کی بھی تاکید نہیں۔ اسی غرض سے قدیم سے اور جب سے کہ اسلام ظاہر ہوا ہے جمعہ کی تعطیل مسلمانوں میں چلی آئی ہے اور اس ملک میں بھی برابر آٹھ سو برس تک یعنی جب تک کہ اس ملک میں اسلام کی سلطنت رہی جمعہ میں تعطیل ہوتی تھی“۔

پھر آگے آپ نے میموریل میں فرمایا کہ:

''اس ملک میں تین قومیں ہیں۔ ہندو، عیسائی اور مسلمان۔ ہندوؤں اور عیسائیوں کو ان کے مذہبی رسوم کا دن گورنمنٹ نے دیا ہوا ہے یعنی اتوار جس میں وہ اپنے مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں جس کی تعطیل عام طور پر ہوتی ہے۔ لیکن یہ تیسرا فرقہ یعنی مسلمان اپنے تہوار کے دن سے یعنی جمعہ سے محروم ہیں''۔

پھر آپ نے آگے چل کے فرمایا کہ:

''ان احسانوں کی فہرست میں جو اس گورنمنٹ نے مسلمانوں پر کئے ہیں اگر یہ احسان بھی کیا گیا کہ عام طور پر جمعہ کی تعطیل دی جائے تو یہ ایسا احسان ہوگا جو آب زر سے لکھنے کے لائق ہوگا''

یہ درد تھا آپ کا مسلمانوں کے لئے اور اسلامی شعار کی پابندیاں کروانے کے لئے اور عبادت کی طرف توجہ دلانے کے لئے۔ پھر آگے لکھتے ہیں:

''اگر گورنمنٹ اس مبارک دن کی یادگار کے لئے مسلمانوں کے لئے جمعہ کی تعطیل کھول دے یا اگر نہ ہو سکے تو نصف دن کی ہی تعطیل دے دے تو میں سمجھ نہیں سکتا کہ عام دلوں کو خوش کرنے کے لئے اس سے زیادہ کوئی کارروائی ہے۔'' (الحکم 24 جنوری 1903ء صفحہ 6-5 جلد 7 نمبر 3)

......پس ہم جو حضرت مسیح موعود کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے ہیں ہمارے ہر عمل اور قول سے (دین) کی تعلیم کی حقیقت ظاہر ہونی چاہئے۔ ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے کہ یہ رمضان جن برکات کو لے کر آیا تھا اور جو برکات چھوڑ کر جا رہا ہے اسے ہم نے اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ انشاء اللہ۔ ہم نے (دین) کی عملی تصویر صرف ایک مہینہ کے لئے نہیں بننا بلکہ زمانے کے امام سے کئے ہوئے عہد کو مستقل پورا کرنا ہے۔

اب میں اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ یہ مسیح موعود کا زمانہ تھا اور جمعہ کے ساتھ اس کی خاص اہمیت ہے اور پھر ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے ایک دو اقتباس پیش کرتا ہوں۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے جو اتمام نعمت کی ہے وہ یہی دین ہے جس کا نام (دین) رکھا ہے۔ پھر نعمت میں جمعہ کا دن بھی ہے جس روز اتمام نعمت ہوا۔ یہ اس کی طرف اشارہ تھا کہ پھر اتمام نعمت جو لِیُظْھِرَہٗ ...... کی صورت میں ہوگا وہ بھی ایک عظیم الشان جمعہ ہوگا۔ وہ جمعہ اب آ گیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے وہ جمعہ مسیح موعود کے ساتھ مخصوص کر رکھا ہے۔''

پھر آپ ہمیں توجہ دلاتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ

''میں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادت مندوں کے لئے پیدا کر دی ہے۔ مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بہ سعادت ہو جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسن ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمہ کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہوگا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے، دوسرا مخلوق کا۔''

پس آج ہم سب یہ عہد کریں کہ ہم اپنے عہد بیعت کو پورا کرنے والے بنیں گے اور اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حق اسی طرح ادا کرنے کی کوشش کریں گے جس طرح ایک مومن سے توقع کی جاتی ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور جس کا اظہار حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔ رمضان کی برکات کو ہم ہمیشہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

۞ مکرم وحید احمد رفیق صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بھانجے مکرم ڈاکٹر مسعود احمد ناصر صاحب واقف نو اور ان کی اہلیہ محترمہ ثمینہ احمد صاحبہ واقفہ نو لندن کو مورخہ 24 جون 2016ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام سحرش احمد تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم محمود احمد شاد صاحب شہید مربی سلسلہ کی پوتی اور مکرم مقصود احمد صاحب کارکن جامعہ احمدیہ لندن کی نواسی ہے۔ احباب سے نومولودہ کی درازی عمر، نیک، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

۞ مکرم محسن خاں صاحب معلم وقف جدید 646 گ ب ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ مقصود بی بی صاحبہ زوجہ مکرم عاشق حسین صاحب 646 گ ب ضلع فیصل آباد بعارضہ جگر و معدہ بیمار ہیں اور شیخ زید ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم مسعود احمد پاشا صاحب دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے ماموں زاد بھائی مکرم ملک لئیق احمد صاحب ولد مکرم ملک لطیف احمد سرور صاحب آف شیخوپورہ حال کینیڈا کا 12 اگست 2016ء کو گلے کا آپریشن ہے۔

نیز میری اہلیہ مکرمہ شازیہ مسعود صاحبہ سیکیورٹی سٹاف فضل عمر ہسپتال ربوہ کا 15 اگست کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آپریشن ہے۔ احباب جماعت سے ہر دو آپریشنز کی پیچیدگیوں سے حفاظت، ان آپریشنز کی کامیابی اور شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم ملک سلطان علی ریحان صاحب طاہر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ مبشرہ راحت صاحبہ اور اس کے خاوند مکرم ملک طاہر احمد صاحب نصیر آباد غالب ربوہ کو موٹر سائیکل حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ بیٹی کو ریڑھ کی ہڈی میں فریکچر ہوا ہے اور چلنے پھرنے میں بہت دشواری ہے۔ نیز داماد کی ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔

خاکسار بھی کمر درد کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم خرم شہزاد صاحب دارالعلوم وسطی حال مقیم لندن برمنگھم ایسٹ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم مبارک احمد فیض صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ 4 جولائی 2016ء کو بعمر 71 سال طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اسی روز بعد نماز عشاء بیت المبارک میں ان کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ نے پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔

مرحوم بہت خوش اخلاق، ملنسار، مہمان نواز اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ پنجوقتہ نماز بیت الذکر میں ادا کرتے آپ کو بطور سول انجینئر جماعت کے اداروں سوئمنگ پول، بیوت الحمد کے 80 کوارٹر، لجنہ ہال، بیت المبارک اور جلسہ گاہ وغیرہ کا کام کروانے کی توفیق ملی۔ بیت الاقصیٰ قادیان کی تعمیر و مرمت کے لئے بھی ایک ماہ قادیان وقف عارضی کیا۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ، دو بیٹے خاکسار، مکرم طاہر احمد صاحب برمنگھم، چار بیٹیاں مکرمہ صائمہ مبارک صاحبہ اہلیہ مکرم فضل احمد صاحب جھنگ، مکرمہ لبنیٰ مبارک صاحبہ اہلیہ مکرم خورشید احمد یوسف صاحب برمنگھم، مکرمہ عاصمہ مظفر صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر احمد صاحب ربوہ، مکرمہ امۃ العزیز عائشہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد احسن صاحب لاہور، دو پوتیاں، ایک پوتا، پانچ نواسیاں اور سات نواسے سوگوار چھوڑے ہیں۔

ہم ان تمام احباب کے شکرگزار ہیں جنہوں نے بذریعہ فون یا گھر تشریف لا کر ہمارے غم میں ہماری ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر دے۔ نیز دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

۞ مکرم فیضان احمد صاحب ابن مکرم رضوان اختر صاحب وصیت نمبر 88663 نے مورخہ 6 دسمبر 2008ء کو بطور براہمناں ضلع سیالکوٹ سے وصیت کی تھی۔ موصوف کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصوف خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دنیا کے 10 بڑے فٹ بال سٹیڈیمز

فٹ بال دنیا کا سب سے پسندیدہ کھیل ہے اور یہ حیرت کی بات نہیں ہوگی، اگر دنیا کے سب سے بڑے سٹیڈیم اسی کھیل کے ہوں۔ تماشائیوں کی گنجائش کے لحاظ سے 10 سب سے بڑے فٹ بال سٹیڈیمز کی فہرست درج ذیل ہے۔

رونگراڈو سٹیڈیم، پیانگ یانگ شمالی کوریا

گنجائش: ڈیڑھ لاکھ

شمالی کوریا کا یہ رونگراڈو سٹیڈیم فٹ بال کے علاوہ ملک میں جشن کے مواقع اور بڑی سرکاری تقاریب کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

کیمپ نو سٹیڈیم، بارسلونا، سپین

گنجائش: 99ہزار 354

دنیا کا دوسرا امیر ترین کلب دنیا کا دوسرا سب سے بڑا فٹ بال سٹیڈیم بھی رکھتا ہے۔ 2000ء میں اس کے نام کے لئے عوامی آراء طلب کی گئی تھیں اور عوام نے کیمپ نو کے حق میں رائے دی۔ اس کا پرانا نام اسٹاڈی ڈیل ایف سی بارسلونا تھا۔

سٹاڈیو ایزٹیکا سٹیڈیم، میکسیکو سٹی، میکسیکو

گنجائش: 95ہزار 500

دنیا کا پہلا سٹڈیم جس نے دو فٹ بال ورلڈ کپ فائنل میچز کی میزبانی کی۔

آزادی سٹیڈیم، تہران، ایران

گنجائش: 95ہزار 225

1973ء میں بننے والا آزادی سٹیڈیم ہوسکتا تھا کہ 1984ء کے اولمپکس کا میزبان ہو جاتا لیکن ملک میں سیاسی حالات نے ایران کو اولمپکس کی میزبانی کیلئے نام واپس لینے پر مجبور کر دیا۔ اس سٹیڈیم کو یوں تیار کیا گیا ہے کہ یہاں آواز بہت زیادہ گونجتی ہے اور جس کی وجہ سے مہمان ٹیمیں یہاں خاصی پریشان ہوتی ہیں۔

ایف این بی سٹیڈیم، جوہانسبرگ جنوبی افریقہ

گنجائش: 94ہزار 736

اس سٹیڈیم کو ''سوکر سٹی'' بھی کہا جاتا ہے، 1989ء میں پہلی بار تعمیر کیا گیا تھا اور 2010ء کے فٹ بال ورلڈ کپ کے موقع پر اس کی توسیع اور آرائش کی گئی تھی۔

روز باؤل سٹیڈیم، پیسا ڈینا، امریکا

گنجائش: 92ہزار 542

امریکہ کے مشہور ترین فٹ بال میدانوں میں سے ایک، روز باؤل ملک کا سب سے بڑا اسٹیڈیم بھی ہے، جہاں 1994ء کے فٹ بال ورلڈ کپ کا فائنل کھیلا گیا تھا۔

ویمبلے سٹیڈیم، لندن، برطانیہ

گنجائش: 90ہزار

انگلش فٹ بال کا گھر، ویمبلے 2002ء سے لے کر 2007ء کے درمیان تعمیر نو کے مرحلے سے گزرا، جس پر ایک ارب ڈالرز سے بھی زیادہ لاگت آئی۔ اس کے درمیانی محراب میلوں دور سے نظر آتی ہے۔

گیلورا بنگ کارنو سٹیڈیم، جکارتہ، انڈونیشیا

گنجائش: 88ہزار 83

1962ء میں بننے والی جی بی کے سٹیڈیم اس زمانے میں سوویت یونین سے قرضہ لے کر مکمل کیا گیا تھا۔ دنیا کے کئی بڑے کلب جب ایشیا کا دورہ کرتے ہیں تو یہاں بھی کھیلتے ہیں۔

بکت جلیل نیشنل سٹیڈیم، کوالالمپور، ملائیشیا

گنجائش: 87ہزار 411

1998ء کے دولت مشترکہ کھیلوں کیلئے بنایا گیا یہ سٹیڈیم اے ایف سی ایشین کپ کی میزبانی بھی کر چکا ہے۔

برج العرب سٹیڈیم، سکندریہ، مصر

گنجائش: 86ہزار

برج العرب سٹیڈیم کے ساتھ مہمان ٹیموں کیلئے رہائش گاہ اور ایک بہت بڑا رننگ ٹریک بھی ہے۔

(روزنامہ دنیا 18 مئی 2016ء)

پتہ درکار ہے

مکرم داؤد احمد صاحب ابن مکرم ظفر اقبال صاحب وصیت نمبر 88755 نے مورخہ 24 نومبر 2008ء کو احمد آباد جنوبی ضلع خوشاب سے وصیت کی تھی۔ موصوف کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصوف خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہٰذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

☆...........☆...........☆

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 9/اگست

طلوع فجر	3:58
طلوع آفتاب	5:26
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:01
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	35 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ

موسم جزوی طور پر ابر آلود رہنے کا امکان ہے

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیوپیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
سراج مارکیٹ ربوہ فون: 047-6211510
0344-7801578

Home Tutors Available
اگر آپ کے بچے پڑھائی میں کمزور ہیں تو ہوم ٹیوشن کیلئے ٹیچرز کیلئے رابطہ کریں۔ نرسری سے میٹرک F.A/ F.Sc اے۔او۔لیول وغیرہ
رابطہ نمبر لاہور: 0333-4433884

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

مبشر شال اینڈ ہوزری
انڈین شال، امپورٹڈ جرسی، سویٹر، لنگی، لاچہ، رومال اور تولیا
نیز ہوزری کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
دوکان نمبر P-228 چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
041-2627489, 0307-6000388

داؤد آٹوز
DASCO Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اَپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا۔ محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

FR-10

معیاری جرمن و پاکستانی ادویات
معیاری جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات، پوٹینسیاں، مدر ٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات ٹکیاں، گولیاں، خالی ڈبیاں، ڈراپرز رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
نیز ادویات کے بریف کیسز بھی دستیاب ہیں۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو۔ کالج روڈ اقصیٰ چوک ربوہ

VINYL CENTER
Wall Paper
Window Blinds
Glass Paper
Vinyle Tiles
False Ceiling
PVC Paneling
Curtain Cloth
12-13-LG, Glamour 1 Plaza
Township, Lahore.
: 042-35151360
Mobile: 0300-4122757
0321-4251115
Email:vinylcener@yahpp.com
Interiors
A Faizan Butt

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
iTEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages
ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے
لائل پور۔ فیصل آباد کا پرانا نام ہے
لائل پور ہوزری سٹور
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی: 0412619421

اعلیٰ کوالٹی
مناسب دام
خرم کریانہ اینڈ سپر سٹور
مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ 03356749172

وردہ فیبرکس
عید کولیکشن Replica لان -/1750
Replica لیلن -/1850
نیا موسم۔ نئے ڈیزائن
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362,0476213883

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر بیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ